سیرتِ علی و عائشہ اور
اصحابِ بدر

29-April-2021

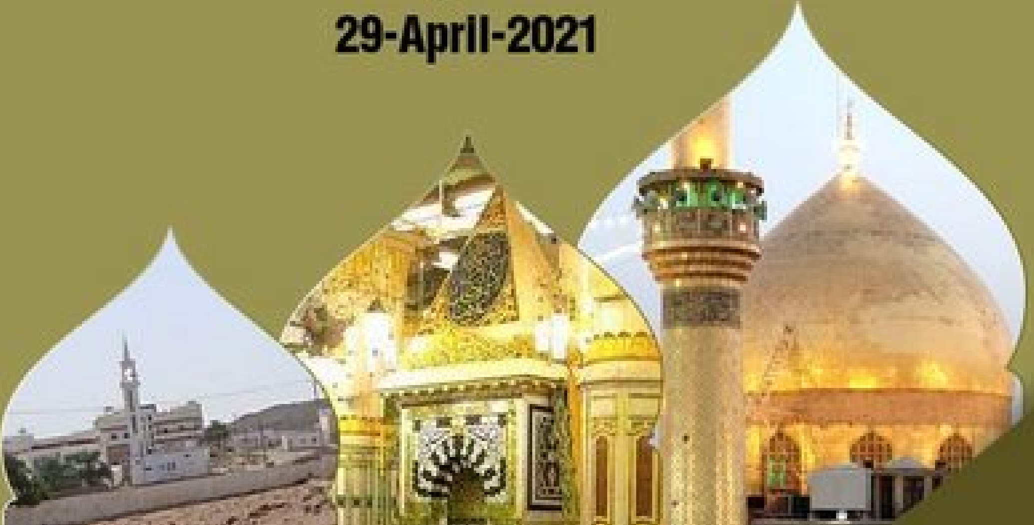

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (معجمِ کبیر، حسن بن حسن... الخ، ۳/۸۲، حدیث: ۲۷۲۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفۡضَلُ الۡعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَصحابِ بدر کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 17 رَمضانُ المبارک غزوۂ بدر میں 14 (6 مُہاجر اور 8 اَنصار) صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضوان نے جامِ شہادت نوش فرمایا، آیئے! اسی مناسبت سے ہم اَصحابِ بدر کی شان و عظمت ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

اَصحابِ بدر کی شان بذریعۂ قرآن

پارہ 28 سُوۡرَۃُ الۡمُجَادَلَۃ کی آیت نمبر 11 میں اِرشادِ باری ہے:

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

(پ۲۸، المجادلۃ:۱۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تمہارے لئے جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں عِلْم دیا گیا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

شانِ نُزول

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ بدر میں حاضر ہونے والے مُہاجرین و اَنصار صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی بہت عزت کرتے تھے۔ ایک روز چند بدری صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم ایسے وقت پہنچے جب مجلس شریف بھر چکی تھی، اُنہوں نے حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا۔ حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا، پھر اُنہوں نے حاضرین کو سلام کیا تو اُنہوں نے جواب دیا، پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ اُن کے لئے مجلس شریف میں جگہ بنائی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس چیز سے تکلیف پہنچی تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کے لئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا دُشوار ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے: مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کُشادہ کردو، اللہ پاک تمہارے لئے جنت میں جگہ کُشادہ

فرمائے گا اور جب تمہیں اپنی جگہ سے کھڑے ہونے کا کہا جائے تاکہ جگہ کُشادہ ہو جائے تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ پاک اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کے باعث تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جن کو عِلْم دیا گیا ہے اور اللہ پاک تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

(تفسیر خازن، پ۲۸، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۲۵۸ ملتقطاً)

نیک بندوں کی تعظیم سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مبارَکہ کے شانِ نُزول سے معلوم ہوا! نیک بندوں کے لئے جگہ چھوڑنا اور ان کی تعظیم کرنا جائز بلکہ سُنّت ہے حتّٰی کہ مسجد میں بھی ان کی تعظیم کی جائے گی۔ حدیثِ پاک میں دینی پیشواؤں اور اساتذہ کی تعظیم کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پارہ ۲۸، سورۃ المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۴۵ ملتقطاً) چنانچہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جن سے تم عِلْم حاصل کرتے ہو ان کے لئے اور جن کو تم عِلْم سکھاتے ہو ان کے لئے عاجزی اِختیار کرو اور سَرکَش عالِم نہ بنو۔ (الجامع لاخلاق الراوی، اکرام الغرباء... الخ، ص۲۳۰، حدیث: ۸۰۲)

بوڑھوں کا لحاظ رکھنا اللہ پاک کو محبوب ہے

نیک لوگوں کی عزت کرنا اور بوڑھوں کا لحاظ کرنا اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اور اس حاملِ قرآن کی تعظیم کرنا جو قرآنِ کریم میں حد سے زیادہ مبالغہ نہ کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور انصاف کرنے والے بادشاہ کی تعظیم کرنا اللہ پاک کی تعظیم کرنے

میں داخل ہے۔(ابو داؤد، ۴/۳۴۴، حدیث: ۴۸۴۳) خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو عُلما و مشائخ اور دین داروں کی عزت کرتے ہیں اور بد نصیب ہیں وہ لوگ جو آزادی کے نام پر عُلما اور دین داروں کا مذاق اُڑاتے اور اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جولائی 2019، ص۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے ایک عظیم اِحسان کو بیان فرمایا ہے، آیئے! اس عظیم اِحسان کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ پارہ4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 123 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۲۳)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے تو اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں اللہ پاک اپنے عظیم احسان کو بیان فرمارہا ہے کہ غزوۂ بدر میں جب مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی اور ان کے پاس ہتھیاروں اور سُواروں کی بھی کمی تھی جبکہ مدِّمقابل تعداد اور جنگی قوت میں مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اس حالت میں اللہ پاک نے مسلمانوں کی مدد اور فتح و کامرانی عطا فرمائی۔ جنگِ بدر 17 رَمَضَانُ المبارک 2 ہجری میں جمعہ کے دن ہوئی۔(تفسیر درمنثور، ۴/۷۲، پ۱۰، الانفال تحت الآیۃ: ۴۱ماخوذاً) مسلمان 313 تھے جبکہ دشمن تقریباً ایک ہزار۔(سیرتِ مصطفٰی، ص۱۷۰) "بدر" ایک کُنواں ہے جو ایک شخص بدر بن عامر نے کھودا تھا،

اس کے نام پر اس علاقے کا نام "بدر" ہو گیا۔ یہ جگہ مکے شریف اور مدینے شریف کے درمیان ہے۔ (صاوی، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۲۳، ۱/ ۳۱۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ سے اہلسنّت کا ایک عظیم عقیدہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے وہ یہ کہ جنگِ بدر میں مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے جیسا کہ اگلی آیتوں میں موجود ہے، جنگ میں فرشتے لڑے، اُنہوں نے مسلمانوں کی مدد کی لیکن ان کی مدد کو اللہ پاک فرما رہا ہے کہ بدر میں اللہ پاک نے تمہاری مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا! اللہ پاک کے پیارے جب اللہ پاک کی اِجازت سے مدد فرماتے ہیں تو وہ اللہ پاک ہی کی مدد ہوتی ہے، لہٰذا انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡهِم جو مدد فرمائیں وہ اللہ پاک ہی کی مدد قرار پائے گی اور اسے کفر و شرک نہیں کہا جائے گا۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۴، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۲۳، ۲/ ۴۶)

اَصحابِ بدر صَبر و تقویٰ والے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اَصحابِ بدر کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ صبر و تقویٰ کے پیکر تھے اور اسی وجہ سے ربِّ کریم نے اپنے معصوم فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرما کر میدانِ بدر میں ان کو فتح و کامرانی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 124 اور 125 میں اِرشادِ باری ہے:

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ ترجمۂ کنزُالعِرفان: یاد کرواے حبیب! جب تم

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰۤى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۲۴، ۱۲۵)	مسلمانوں سے فرمارہے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اُتار کر تمہاری مدد کرے۔ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہوجائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا۔

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حوصلہ دیتے ہوئے اور ان کی ہمت بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم اپنی ہمت بلند رکھو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ اللہ پاک تین ہزار (3000) فرشتے اُتار کر تمہاری مدد فرمائے۔ اس کے بعد فرمان ہے: تین ہزار (3000) فرشتوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اگر تم صبر و تقویٰ اِختیار کرو اور اس وقت دشمن تم پر حملہ آور ہوجائیں تو اللہ پاک پانچ ہزار (5000) ممتاز فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا۔ یہ ایک غیبی خبر تھی جو بعد میں پوری ہوئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کے صبر و تقویٰ کی بدولت اللہ پاک نے پانچ ہزار (5000) فرشتوں کو نازل فرمایا جنہوں نے میدانِ بدر میں مسلمانوں کی مدد کی۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۴، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۲۴-۱۲۵، ۲/۴۷)

واقعۂ بدر سے معلوم ہونے والی باتیں

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوئیں: (1) بدر میں شرکت کرنے والے تمام مُہاجرین و انصار (رَضِیَ اللہُ عَنْھُم) صابر اور متقی ہیں کیونکہ اللہ پاک نے اپنی مدد اُتارنے کیلئے صبر اور

تقویٰ کی شرط رکھی تھی اور چونکہ فرشتے بعد میں نازل ہوئے تو اس سے معلوم ہوا ! شرط پائی گئی تھی یعنی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم نے صبر و تقویٰ کا مظاہرہ کیا تھا، لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کے صبر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے۔(2)بدر میں تشریف لانے والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں کہ ربِّ کریم نے ان پر خاص نشان لگا دیئے تھے جن سے وہ دوسروں سے ممتاز ہوگئے اور احادیث میں اس کی صراحت (وضاحت) بھی موجود ہے کہ بدر میں اُترنے والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔(3) سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور راہِ خدا میں لڑنے والوں کی مدد اعلیٰ عبادت ہے کہ یہ فرشتے حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کی مدد کیلئے نازل ہوئے اور دوسرے فرشتوں سے افضل قرار پائے۔ لہٰذا حُضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم تمام مسلمانوں سے افضل ہیں کہ یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنہیں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت نصیب ہوئی۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۴، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۲۴-۱۲۵، ۲/ ۴۷-۴۸ ملخصاً)

شہدائے بدر کی فضیلت پر ضمناً دلالت کرنے والی یہ حدیثِ پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ

بے شک حارِثہ جَنَّتُ الۡفِرۡدَوس میں ہیں

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: غزوۂ بدر کے دن حضرت حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ شہید ہوگئے تو ان کی والدہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ مجھے حارِثہ کتنا

پیارا تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی اُمید رکھوں اور اگر خدانخواستہ مُعاملہ بَرعکس ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! کیا تو پگلی ہوگئی ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں بہت ساری ہیں اور بے شک حارِثہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں ہے۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدرًا، ۳/ ۱۲، حدیث: ۳۹۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَصحابِ بدر وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی تعریف بہت ہی بلند و بالا ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے ان حضرات کو جہنم سے نجات کا مژدہ عطا فرمایا، چنانچہ

جہنم کی آگ سے نجات کا مژدہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مجھے اُمّید ہے جو غزوۂ بدر اور حُدَیْبِیَہ میں حاضر تھے اِنْ شَآءَ اللہ اُن میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔

(ابنِ ماجہ، ۴/۵۰۸، کتاب الزھد، باب ذکر البعث، حدیث: ۴۲۸۱)

شہدائے بدر وہ مقدّس صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم ہیں جنہیں ربِّ کریم کی بارگاہِ رفیعہ سے جنت واجب ہونے کا تمغۂ اِمتیاز عطا ہوا، چنانچہ

جنت واجب ہو چکی ہے

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک نے اَصحابِ بدر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے بارے میں فرمایا: تم

جو چاہو عمل کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو چکی ہے۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدرًا، ۳/۱۳، حدیث: ۳۹۸۳)

اَصحابِ بدر و بیعتِ رضوان جنتی ہیں

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُلَفَائے اَربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوَان (رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے لئے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی (یقینی) جنّتی ہیں۔

(بہارِ شریعت، ۱/۲۴۹، حصہ ۱:)

اَصحابِ بدر کے ناموں کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَصحابِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ ان کے مبارک اور مقدّس ناموں کی برکت سے دعائیں مقبول ہوتی ہیں ۔جی ہاں! وہ اوقات جن میں دعائیں مقبول ہوتی ہیں ان میں سے ایک وقت وہ بھی ہے کہ جب بندہ حدیث شریف کی سب سے مشہور کتاب "بخاری شریف" پڑھتے ہوئے اَصحابِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ناموں پر پہنچے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قراءتِ صحیح بخاری شریف میں جب اَسمائے اَصحابِ بدر پر پہنچے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنْ۔ (فضائل دعا، ص127)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حضرت) امام بخاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے 44 حضرات (یعنی اَصحابِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) کے نام ذِکر کیے ہیں، کچھ حضرات کے نام مُتَفَرِّق (الگ الگ) مقامات پر ذِکر کیے۔ بخاری میں ان کا تذکرہ

مختلف حیثیتوں سے کیا، کچھ نام بالکل ذِکْر نہ کیے، اگر اَصحاب بدْر (رَضِیَ اللہُ عَنْھُم) کے نام پڑھ کر دعائیں کی جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ قبول ہوں۔(مراٰۃ المناجیح،۸/۵۶۷) بعض عارفین اَصحابِ بدْر (رَضِیَ اللہُ عَنْھُم) کے نام کے وظیفے پڑھتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،۸/۵۷۳)

اَصحابِ بدْر رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کیسے تھے؟

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں سَتَّر (70) بدْری صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے مِلا ہوں، ان میں سے اکثر اُون کا لباس پہنتے، اگر تم انہیں دیکھتے تو انہیں دیوانہ سمجھتے، اگر وہ تمہارے نیک و پرہیز گار لوگوں کو دیکھ لیتے تو کہتے: "ان کے لیے خیر و بھلائی کا کوئی حصہ نہیں" اگر وہ تمہارے بُرے لوگوں کو دیکھ لیتے تو فرماتے: "(ایسا لگتا ہے جیسے) ان لوگوں کا یومِ آخرت پر ایمان ہی نہیں۔"

(عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشرۃ... الخ، ۱/۳۲-۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اَصحابِ بدْر رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کس قدر عاجزی و سادگی پسند تھے مگر افسوس! آج یہ دونوں مبارک عادتیں معاشرے سے ختم ہوتی جارہی ہیں اور ان کے بدلے غُرور و تکبر، عیش پسندی اور ناجائز فیشن اپنی نحوستیں لُٹا رہے ہیں، یقیناً یہ عادتیں قابلِ مذَمَّت ہیں، لہٰذا اگر خدانخواستہ کسی کے اندر یہ عادتیں ہوں تو اسے اللہ پاک سے ڈر جانا چاہیے اور اپنے آپ کو عاجزی و انکساری اور سادگی کا عادی بنانا چاہیے کہ ان کی برکت سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں جبکہ غُرور و تکبر میں نحوست ہی نحوست اور دنیا و آخرت کی بربادی ہے، ان عادتوں سے

چھٹکارا پانے اور عاجزی وسادگی کی دولت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا اور رَمَضانُ المبارَک میں بعد نمازِ عصر و تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کو توجہ کے ساتھ سننا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 72 نیک اعمال نامی رسالے میں بھی مَدَنی مذاکرہ سُننے کی ترغیب موجود ہے، چنانچہ

نیک عمل نمبر 58 ہے: کیا ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟

(دورانیہ: سُوال وجواب شروع ہونے سے کم از کم ایک گھنٹہ 12 منٹ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عُرسِ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا جاری و ساری ہے۔ اِس مبارک مہینے کی سترہ (17) تاریخ کو اُمُّ الْمُؤمنین، زَوجۂ رسولِ کریم، حَبِیبَۂ حَبیبِ خدا حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ، عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرہ، مُحَدِّثہ، فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا یَومِ وِصال ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے ہم آپ کی سیرتِ طَیِّبہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ذاتِ مقدّسہ کی شان سب سے جدا گانہ ہے کہ دیگر اَزواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِین کے مقابلے میں آپ کو کئی عُلوم وفنون میں اس کامِل درجے کی مہارت حاصل

تھی کہ آج تک عالَم میں آپ کی فقاہت وعلمیت کے چرچے سُنے جارہے ہیں کیونکہ آپ کا تعلقِ خاص اس عظیم ہستی کے ساتھ رہا جن کے عِلْم کا کوئی کنارہ نہیں، جنہیں مخلوقِ خدا کی رہبری کے لئے بھیجا گیا، نگاہِ مصطفےٰ کی بدولت آپ زمانے کی مفتیہ، عالمہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، آپ کے دربارِ عالیشان سے ہمیشہ ہی عِلْمِ دین کی کرنیں پھوٹتی رہیں حتّٰی کہ آپ نے خود کو تاحیات خدمتِ عِلْم کے لئے وقف کردیا تھا، چنانچہ

حضرت عائشہ بطورِ مُفْتِیہ

حضرت قاسم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عہدِ خِلافت میں ہی مُسْتَقِل طور پر اِفتا کا مَنصب حاصل کرچکی تھیں۔ آپ حضرت عُمَر، حضرت عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اور ان کے بعد اپنے وِصالِ مبارَک تک برابر فتویٰ دیتی تھیں۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القرآن...الخ، عائشۃ زوج النبی، ۲/۲۸۶) شارِحِ بخاری حضرت علامہ بدرُ الدِّین عینی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بڑے فقہا صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان میں سے تھیں۔(عمدۃ القاری، کتاب بدء الوحی، بیان کیف کان بدء الوحی...الخ، ۱/۷۲)

آیئے! اب حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کی علمی جلالت اور آپ کی عالمانہ شان وشوکت پر مشتمل چند روایات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی علمِ دین سیکھنے کی جستجو اور جوش وولولہ اُجاگر ہونا شروع ہوجائے، چنانچہ

فضائلِ حضرت عائشہ صدیقہ

﴿1﴾ حضرت عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَعْلَمُ بِالْقُرْاٰنِ

وَلَا فَرِيْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِحَرَامٍ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ (یعنی) میں نے لوگوں میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب اور نسب کا عالِم نہیں دیکھا۔

(حلیة الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشة زوج رسول اللّٰہ، ۲/۶۰، رقم: ۱۴۸۲)

﴿2﴾ حضرت عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ بِفِقْهٍ وَلَا بِطِبٍّ وَلَا بِشِعْرٍ مِنْ عَائِشَةَ (یعنی) میں نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے بڑھ کر شعر، طِبّ اور فِقہ کا عالِم کسی کو نہیں پایا۔ (الاصابة، کتاب النساء، حرف العین المھملة، عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ۸/۲۳۳)

﴿3﴾ حضرت اَبو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اُمُّ الْمؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے زِیادہ کسی کو سُنَّتِ رسول کا عالِم دیکھا نہ کسی ایسے مُعاملے میں جس میں رائے کی حاجت ہو ان سے زِیادہ کسی کو فقیہ دیکھا نہ کسی آیت کے شانِ نُزول میں ان سے زیادہ عالِم دیکھا اور نہ ہی فرائض میں۔ (الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر من جمع القرآن ...الخ، عائشة زوج النبی، ۲/۲۸۶)

﴿4﴾ حضرت ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر جب بھی کوئی بات پیچیدہ ہوتی تو ہم اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے اِس بارے میں سُوال کرتے ہیں اور آپ کے پاس اس کا عِلْم پاتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشة، ۵/۴۷۱، حدیث: ۳۹۰۹)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی پاکیزہ سیرت سے متعلق مزید

معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ عائشہ“ کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فضل خداوندی اور فیضانِ مصطفوی سے عورت ہو کر بھی مسائلِ شرعیہ میں کامل مہارت رکھتی تھیں اور عِلْم کی باریکیوں سے پوری طرح آگاہ تھیں جبھی تو مشکل سے مشکل مسائل کو بھی اس قدر شاندار انداز میں حل فرمادیا کرتیں کہ سائل کے ذہن میں کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہتی، اپنی حیاتِ طیبہ میں آپ نے کئی اہم علوم و فنون پر عبور حاصل کرکے گویا رہتی دنیا تک کی عورتوں کو یہ پیغام عطا فرمایا کہ عِلْمِ دین کی برکتوں اور اس کے فیض سے فیضیاب ہونا صرف مردوں کے ساتھ خاص نہیں، اگر عورتیں بھی ہمت کریں تو وہ دن دور نہیں کہ ان میں بھی کوئی عالِمہ، مُحدِّثہ، مُفَسِّرہ بلکہ مُفْتِیہ بن کر اُبھرے اور معاشرے کے بگاڑ کو سُدھارنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ افسوس! اب ایسی دینی سوچ رکھنے والیوں کی تعداد انتہائی قلیل ہے اور اکثریت ماڈرن ماحول میں رہنا پسند کرتی ہے جیسا کہ

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدُ الْمُصْطفٰے اعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل مسلمان مَردوں اور عورتوں میں عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینیت کا سیلاب بڑھتا جارہا ہے،

ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد اور خدا اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں بلکہ بہت سے تو خدا ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا موجود ہے! اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی دین کا عِلْم پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی عِلْمِ دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مَرد و عورت خود بھی فُرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا عِلْم حاصل کریں اور اپنے بچے اور بچیوں کو ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں۔ اگر اپنے بچوں کو عِلْمِ دین پڑھا کر عالِم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا عِلْم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔ (جنتی زیور، ص ۴۵۷)

شعبہ مدرسۃُ المدینہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بچوں اور بچیوں کو عِلْمِ دین کی دولت سے آراستہ کیا جاتا اور انہیں معاشرے کا بہترین فرد بنایا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنی اولاد کو مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروا کر اپنی آنکھوں کا تارا بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے 80 شعبوں میں سے ایک "شعبہ مدرسۃُ المدینہ" بھی ہے، اس شعبے کے تحت ملک و بیرونِ ملک میں بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور بچیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تجوید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃُ المدینہ میں بچّوں اور بچیوں

کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی اَخلاقی و دینی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، اسلامی احکامات کے مطابق اسلامی زندگی گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، سُنّتیں و آداب بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، ماں باپ کا ادب و احترام سکھایا جاتا ہے، چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب کرنا سکھایا جاتا ہے، نمازوں کا پابند اور سُنّتوں پر عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، جھوٹ بولنے سے بچنے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃُ المدینہ (للبنین) سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب حافظِ قرآن ہر سال ملک و بیرونِ ملک میں نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم (مُصلّے) سُننے، سُنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس وَقْت بھی ہزاروں وہ حافظِ قرآن خوش نصیب جو مدرسۃُ المدینہ (للبنین) سے حافظ بنے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں اپنی دِینی خدمات پیش کررہے ہیں، کوئی اِمامت کے مُصلّے پر ہے تو کوئی تدریس کے منصب پر پہنچ کر تعلیمِ قرآن کو عام کرنے میں مصروف ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عُرسِ مولا علی مشکل کُشا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے 21 رَمَضانُ المبارَک کو جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں اور آپ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آیئے! حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں:

حضرتِ علی کا تعارُف

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ”علی بِن ابی طالب“ کُنیت ”ابو الحسن“ اور ”ابو تُراب“ ہے۔ آپ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں یوں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ٹھہرے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی ”فاطمہ بنتِ اسد“ ہے۔[1] انہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینے میں وفات پائی۔[2] آپ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس وقت حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 8 یا 10 سال تھی۔[3] آپ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربیت رہے اور تادمِ حیات حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمداد اور دینِ اسلام کی حِمایت میں مصروفِ عمل رہے۔ آپ مُہاجِرینِ اوّلین اور عشرۂ مبشرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِنا پر بہت زیادہ ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام کے بڑے بڑے بہادُر آپ کی تلوارِ ذُو الفقار کے واروں سے واصِلِ نار ہوئے۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد اَنصار و مُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کرکے آپ کو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین منتخب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔[4]

1...تاریخ الْخُلَفاء، علی بن ابی طالب، ص ۱۳۲

2...معرفة الصحابة، معرفة نسبة علی بِن ابی طالب، ۱/ ۹۵، رقم: ۲۸۸ ملخصاً

3...فتاوٰی رضویہ، ۲۸/ ۴۳۴ ماخوذاً

4...کراماتِ شیرِ خدا، ص ۱۲ تاریخ الْخُلَفاء ص ۱۳۲

حضرت علی کے پاکیزہ اوصاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ ☚ حضرت علی خوفِ خدا والے ☚ ہر دلعزیز شخصیت ☚ نرم دل کے مالک ☚ نرم گُفتار والے ☚ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آغوش مبارک میں پرورِش پانے والے ☚ راہِ خدا میں مال صدقہ کرنے والے ☚ حقیقی عبادت گزار ☚ زُہد و تقویٰ سے معمور اور ☚ دوسروں کو تقویٰ و پرہیز گاری کا درس دینے والے تھے ۔☚ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی پرہیز گار بن جاتا۔ ☚ دوسروں سے خوفِ خدا والی باتیں سُنا کرتے ۔☚ پیدا ہوتے ہی حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں سُنیں۔ ☚ دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ ☚ آپ فضائلِ وِلایَت ملنے کا دروازہ ☚ ایک ناقابلِ فراموش اور ☚ عہد ساز شخصیت ہیں۔ اللہ کریم حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی تقویٰ و پرہیز گاری والی زندگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ مبارَکہ کا ایک حَسِین و جمیل اور روشن پہلو آپ کا عشقِ رسول بھی ہے۔ آیئے! اس بارے میں 2 واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

مولیٰ علی کا عشقِ رسول

ایک مرتبہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ (17) ڈول نکالے۔ ہر ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی۔ اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو چاہیں لے لیں، آپ نے سترہ (17) عدد عجوہ کھجوریں لے لیں اور جا کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیں، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُو الحسن! یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے مِلیں؟ آپ نے عَرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ کے لیے کھانا حاصل کر سکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت کی وجہ سے کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں! اے اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو بندہ بھی اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلی جانب گرتا ہے۔ لہٰذا جو اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سے محبت کرے اسے چاہیے کہ صبر کی ڈھال تیار رکھے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرُ المؤمنین حضرت علی

1...سنن کبری للبیھقی، کتاب الاجارۃ، باب جواز الاجارۃ، ۶/۱۹۷، حدیث: ۱۱۶۴۹ ملخصاً

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مزید فضائل و اوصاف کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

فضائل و اوصافِ علی

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: حکمت و دانائی کو 10 حصّوں میں تقسیم کیا گیا، 9 حصے حضرت علی اور ایک حصّہ دیگر لوگوں کو عطا کیا گیا۔

(تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/ ۳۸۴، رقم: ۴۹۳۳)

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے قرآن پاک میں جہاں بھی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (اے ایمان والو) سے خطاب فرمایا ہے (حضرت) علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) اس گروہ کے سردار و امیر ہیں۔ (فضائل الصحابۃ، فضائل علی، ۲/ ۶۵۴، حدیث: ۱۱۱۴)

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروی ہے: بعض لوگوں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شکایت کی آپ یہ سُن کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کے بارے میں شکایت نہ کرو، اللہ پاک کی قسم! وہ سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے ہیں۔ (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۷۲، حدیث: ۱۱۸۱۷)

حضرت اسحاق بن کَعب بن عُجْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مَروی ہے: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علی کو بُرا بھلا نہ کہو، وہ اللہ پاک کی ذات میں فنا ہیں۔

(معجم کبیر، اسحاق بن کعب، ۱۹/۱۴۸، حدیث: ۳۲۴)

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ کریم 7 حُروف پر اُترا ہے اور ان میں سے ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ وہ ہیں جن کے پاس ظاہر و باطن دونوں کا عِلْم ہے۔

(تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲/۴۰۰، رقم ۴۹۳۳)

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو 70 وصیتیں کیں جو آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں کیں۔ (معجم صغیر، ۲/۶۹، حدیث: ۹۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَولیٰ علی کی شہادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی سیرت و کردار سے متعلق سُن رہے ہیں۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا رَمَضانُ المبارَک میں یہ معمول تھا کہ آپ ایک رات حضرت امامِ حسین، ایک رات حضرت اِمام حسن اور ایک رات حضرت عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کے پاس اِفطار فرماتے، تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور فرماتے: ”مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔“ شہادت کی رات یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہَر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: خدا کی قسم! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے (گویا آپ کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے

علم ہو گیا تھا۔)[1] جُمُعہ کی رات 17 یا 19 رَمضانُ المبارَک کو حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صبح کے وقت بیدار ہوئے، مؤذِّن نے آکر آواز دی، آپ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجم خارِجی بد بَخت نے آپ پر تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کی پیشانی مبارک کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جاکر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بد بَخت کو پکڑ لیا۔ اِس اَلَم ناک واقِعہ کے 2 دن بعد آپ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ حضرت اِمام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے آپ کو غُسل دیا، حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور کوفہ میں رات کے وقت دفن کیا۔ لوگوں نے اِبْنِ مُلْجَم بدکِردار وبد اَطوار کے جِسْم کے ٹکڑے کرکے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگادی۔[2]

امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کے تعلق سے متعلق مزید معلومات کے لیے امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "کراماتِ شیر خدا" کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سوانح کربلا ص ۷۷ ملخصًا

2... تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعۃ علی، ص ۱۳۹ ملخصاً

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں و آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے ناخن کاٹنے کی چند سُنّتیں و آداب سُنتے ہیں: ☆جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[1] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین (3) دن زائد یعنی دس (10) دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے: جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[2]

اعلان:

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

---

1 ...دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸

2 ...دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت، حصّہ: ۱۶، ص ۲۲۶، ۲۲۵

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ(6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 29 اپریل 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ناخن کاٹنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے

---

1 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔(درمختار، ۹/۶۷۰، احیاء العلوم، ۱/۱۹۳)☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔(دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰،اِحْیاءُ العُلوم،۱/۱۹۳)☆غُسل فرض ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ،۵/۳۵۸)☆دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اِس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا خطرہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ،۵/۳۵۸) ☆ناخن کاٹنے کے بعد اِن کو دفن کر دیجئے اور اگر اِن کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(فتاویٰ ھندیۃ،۵/۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا پڑھی؟ (6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری

اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق

ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد